## الجواب حامداً ومصلیاً

﴿۱﴾۔ (الف)۔ مذکورہ صورت میں آپکو جب تک وکیل کے قربانی (دم شکر) نہ کرنے کا ظن غالب نہ ہو جائے جب تک شرعی لحاظ سے آپ پر دم شکر کا اعادہ لازم نہیں، البتہ اگر کسی طرح وکیل کے بالکل دم شکر ادا نہ کرنے کا یقین ہو جائے تو ایسی صورت میں آپ پر دم شکر کا اعادہ لازم ہو گا، نیز اس صورت میں اگر ایام قربانی (یعنی ۱۰، ۱۱ اور ۱۲ ذوالحجہ) میں اعادہ نہیں ہو سکا تو ایام قربانی میں دم شکر ادا نہ کرنے کی وجہ سے دم بھی دینا ہو گا۔

اور جہاں تک وکیل کے غلط بیانی کر کے قربانی، حلق کے بعد کرنے کا تعلق ہے تو اسکی تفصیل (ب، ج) میں آرہی ہے۔

لما فی غنیة الناسک، فصل فی شرائط وجوبه ومکان ذبحه و زمانه، ط المطبعة الخیریة (ص ۱۱۱)

وبالزمان وهو أیام النحر حتی لو ذبح قبلها لم یجزه بالإجماع ولو ذبح بعدها اجزأه بالإجماع ولکن کان تارکاً للواجب عند الإمام رحمه الله تعالی وتارکاً للسنة عند غیره من الأئمة۔

وفیه أیضاً، المطلب التاسع فی ترک الواجب فی الحلق والذبح (ص ۱۴۹)

ولو أخر القارن والمتمتع الذبح عن أیام النحر فعلیه دم۔

(ب، ج)۔۔ فقہاء حنفیہ کے نزدیک حج کے تین احکام یعنی رمی، قربانی اور حلق کو ترتیب وار ادا کرنا واجب ہے، اور قصداً اس ترتیب کے خلاف کرنے سے دم واجب ہو گا، اس لئے احناف حجاج کیلئے اپنی قدرت وطاقت کی حد تک اس ترتیب کی رعایت کرنا ضروری ہے، لہٰذا حجاج کرام جس قدر اپنے طور پر احتیاط کر سکتے ہیں وہ کریں، مثلاً وکیلوں کی طرف سے قربانی کا جو وقت بتایا گیا ہو، حج قران اور تمتع کرنے والے حضرات بتائے ہوئے وقت سے پہلے قصر و حلق نہ کریں، بلکہ حسبِ استطاعت اس قدر تاخیر کے ساتھ حلق یا قصر کریں کہ دل میں ان کی قربانی ہو جانے کا ظنِ غالب یعنی غالب رجحان پیدا ہو جائے۔

نیز شرعی لحاظ سے دیانات میں ایک ثقہ مسلمان کے قول پر عمل کرنے گنجائش ہے، لہٰذا اگر وکیل یہ کہہ دے کہ آپکی قربانی ہو گئی ہے اور بظاہر اسکے خلاف کوئی دلیل نہ ہو تو ایسی صورت میں آپ کے لئے حلق وقصر کر لینا جائز ہے۔

﴿جاری ہے---﴾

Scanned by CamScanner

تاہم اگر تمام تر کوششوں کے باوجود حاجی، یوم النحر کے مناسک کو ذکر کردہ ترتیب واجب کے مطابق ادا کرنے پر قادر نہ ہو، بلکہ انتظامی پیچیدگیوں کی وجہ سے ترتیب کو قائم نہ رکھ سکے اور اسکے لئے اپنے اختیار سے بالکل مقررہ وقت پر یعنی حلق سے پہلے قربانی کرنا، یا کروانا یا اسکے اوقات میں ردوبدل کرنا ممکن نہ ہو تو ایسی مجبوری میں اگر ان افعال کی ادائیگی میں تقدیم و تاخیر ہو جائے تو چونکہ حضرات صاحبینؒ اور ائمہ ثلاثہؒ کے نزدیک ترتیب واجب نہیں اور نہ ہی خلاف ترتیب کی صورت میں دم واجب ہے، اس لئے اگر مالی وسعت نہ ہونے کی صورت میں ان کے مذہب پر عمل کرتے ہوئے دم نہ دیا جائے تو اسکی گنجائش ہے، لیکن اگر کوئی دیدے تو زیادہ احتیاط کی بات ہے۔(ماخذہ التبویب:۱۵۶۳/۳۰)

لما فی الفتاوی الهندية، كتاب الكراهية، الفصل الأول فی الإخبار عن أمر دينی، ط دار الفكر (٥/ ٣٠٨)

خبر الواحد يقبل في الديانات كالحل والحرمة والطهارة والنجاسة إذا كان مسلما عدلا ذكرا أو أنثى حرا أو عبدا محدودا أو لا، ولا يشترط لفظ الشهادة والعدد، كذا في الوجيز للكردري، وهكذا في محيط السرخسي والهداية، ولا يقبل قول الكافر في الديانات إلا إذا كان قبول قول الكافر في المعاملات يتضمن قوله في الديانات، فحينئذ تدخل الديانات في ضمن المعاملات فيقبل قوله فيها ضرورة هكذا في التبيين.

﴿۲﴾--- سوال میں ذکر کردہ تفصیل یعنی مثلاً ۲۵ حاجیوں کی طرف سے ۲۵ جانور انکی اجازت سے تعیین کے بغیر ذبح کر دینے سے استحساناً ان حجاج کرام کی قربانی درست ہو جائے گی۔

لما فی الفتاوی الهندية، كتاب الأضحية، الباب التاسع فی المتفرقات، ط دار الفكر (٥/ ٣٠٦)

وفي الأضاحي للزعفراني اشترى سبعة نفر سبع شياه بينهم ولم يسم لكل واحد منهم شاة بعينها فضحوا بها كذلك فالقياس أن لا يجوز، وفي الاستحسان يجوز، فقوله اشترى سبعة نفر سبع شياه بينهم يحتمل شراء كل شاة بينهم ويحتمل شراء شياه على أن يكون لكل واحد شاة ولكن لا بعينها، فإن كان المراد هو الثاني فما ذكر في الجواب باتفاق الروايات؛ لأن كل واحد منهم يصير مضحيا شاة كاملة، وإن كان المراد هو الأول فما ذكر من الجواب على إحدى الروايتين، فإن الغنم إذا كانت بين رجلين ضحيا بها ذكر في بعض المواضع أنه لا يجوز، كذا في المحيط.

﴿جاری ہے---﴾

Scanned by CamScanner

وفيها أيضاً، كتاب الأضحية،الباب السابع في الضحية عن الغير،ط دار الفكر (٥ / ٣٠٢)

أربعة نفر لكل واحد منهم شاة حبسوها في بيت فماتت واحدة لا يدرى لمن هي؟ . تباع هذه الأغنام جملة وتشترى بثمنها أربع شياه لكل واحد منهم شاة، ثم يوكل كل واحد منهم صاحبه بذبح كل واحدة منها ويحلل كل واحد منهم أصحابه أيضا حتى يجوز عن الأضحية، كذا في الخلاصة.

حدیث فضائل اعمال سے مزید ہے۔

(۳)۔(الف)۔منیٰ میں رات کا قیام سنت ہے۔

(ب)۔مسئولہ صورت میں رات کے قیام کی سنت ادا ہو جائیگی ،البتہ بلاعذر رات کا اکثر حصہ ہوٹل میں گزارنا ترک سنت ہے،اس سے بچنا لازم ہے إلّا یہ کہ کوئی مجبوری ہو۔

لما في البحر الرائق،كتاب الحج،باب الإحرام ،الاغتسال ودخول الحمام للمحرم ط دار الكتاب الاسلامي (٢ / ٣٦١)

"البيتوتة بمنا سنة والإقامة بها مندوبة كذا في المحيط، ولو لم يخرج من مكة إلا يوم عرفة أجزأه أيضا، ولكنه أساء لترك السنة،(الى قوله)

وهذا بيان الأفضل حتى لو ذهب قبل طلوع الفجر إليها جاز كما يفعله الحجاج في زماننا فإن أكثرهم لا يبيت بمنى لتوهم الضرر من السراق".

وفي غنية الناسك،فصل في العود إلى منى وما له الإعتناء به أيام قيامه بها،ط المطبعة الخيرية،(ص ٩٨)

"ويسن ان يبيت بمنى ليالي ايام الرمي فلوبات بغيرها متعمدا كره ولاشيء عليه الخ"

وفي المحيط البرهاني للإمام برهان الدين ابن مازة،كتاب الطلاق،الفصل السادس والعشرون في مسائل العدة بالحيض،ط دار الكتب العلمية - (٣/ ٤٦٧)

والبيتوتة هي الكينونة في جميع الليل أو أكثرها

واللہ تعالیٰ أعلم

عزیر طارق بلوانی عفی عنہ

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

۲۳/ ربیع الثانی/ ۱۴۳۸ھ

الجواب صحیح

شاہ محمد تفضل علی

۲۳/ ربیع الثانی/ ۱۴۳۸ھ

الجواب صحیح

محمد یعقوب عفی عنہ

۲۴/ ربیع الثانی/ ۱۴۳۸ھ

الجواب صحیح

محمد یوسف غفر اللہ

۲۳/ ربیع الثانی/ ۱۴۳۸ھ

الجواب صحیح

۲۹/ ربیع الثانی/ ۱۴۳۸ھ

الجواب صحیح

۲۴/ ربیع الثانی/ ۱۴۳۸ھ

Scanned by CamScanner